تاریخِ جاپان

تحقیق و تدوین - ظاہرشاہ آفریدی

جاپانیوں کے ہاں اپنے آغاز کے بارے میں دیگر قومیتوں کی طرح کئی داستانیں موجود ہیں - کہتے ہیں کہ جنت کے آقا نے اُن کی سرزمین پر دو جوان دیوتاؤں Izanagi اور اُن کی بیگم Izanami کو بھیجا ، جنہوں نے سمندر میں سے اُن کیلئے ایک خوبصورت ملک بنا ڈالا-
ایک ماہرِ اثارِ قدیمہ اور اُس کے معاونین نے پتھر دور کی کچھ نشانیوں کی برآمدگی کا دعویٰ کیا تھا ، تاہم بعد میں تحقیق سے بات ثابت نہ ہوسکی -

ابتدائی دور

تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے، کہ چودہ ہزارسال قبل از مسیح سے 300 بی سی تک یہاں Jomon دور گزرا ہے اور اُس دور کی تہذیب کے دریافت کیے گئے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ پتھر، سمندری شیلز، لکڑی اور چمڑے کی بنی اشیاء استعمال کرتے تھے ، اور اُن کی زیادہ تر گزر بسر جنگلی یا سمندری حیات کے شکار پر ہوتی تھی - اس دور کے بارے میں زیادہ تر شواہد 1992 کی اُس کھدائی کے دوران ملے ، جو ہانشو کے شمال میں واقع آؤموری علاقے میں بیس بال سٹیڈیم کی تعمیر کیلئے کی جارہی تھی -
کچھ ماہرین بشریات کا دعویٰ ہے کہ ہوکائیدو اور ہونشو جزائر کے باسی آئنُو قبائل یہاں کے اصل قدیم لوگ ہیں - اِن لوگوں کی آنکھیں بڑی ہیں ، اور جِسم پر بال زیادہ ہیں ، جبکہ موجودہ جاپان میں اکثریت آبادی والے جاپانیوں کے جِسم پر بال کم ہیں - کہا جاتا ہے کہ آئنو ، موجودہ روس کے مشرقی سائبریا کا ایک نسلی گروپ ہے - اب آئنو قبائل صرف ہوکائیدو

ہی تک محدود ہوچکے ہیں اور موجودہ تعداد تقریباً بیس ہزار بتائی جاتی ہے - اُن کی زیادہ تر آبادی، اردگرد کے جاپانیوں کے ساتھ مدغم ہوچکی ہے -

چونکہ جاپان کے اردگرد ، چین اور کوریا کی سرزمین بھی ہے، اِسلئے کہا جاتاہے کہ اِن دو اقوام کا جاپانیوں پر گہرا اثر رہا ہے - مثال کے طور پر300 بی سی سے 250 عیسوی تک کے Yayoi دور کے بارے میں اثار قدیمہ کی کھدائیوں سے ملنے والی نشانیوں ، جیسے کپڑا بُننے، دھان کی کاشت ، Shaman عقائدِ عبادات ، لوہے اور کانسی کے اوزاروں سے معلوم ہوا ہے، کہ یہ فن ، چینیوں اور کوریائی لوگوں سے ہی یہاں پہنچا ہے - بلکہ اِس بات کے شواہد ہیں کہ چین کے مشہور دریا Yangtze کے اردگرد علاقوں میں چاول کی کاشت آٹھ ہزار قبل از مسیح میں شروع ہوئی تھی اور ایک ہزار بی سی میں یہ جاپانی سرزمین پر پہنچی -

-Yayoi نسل نے بڑی تعداد میں کوریا کی جانب سے چڑھائی کی - اُنہوں نے آئنو قبائل کے خلاف کئی جنگیں لڑیں - اُن کا دورِ معیشت ، جاگیردارانہ نظام کا ابتدائی دور سمجھا جاتا ہے - اُمراء زمینوں پر قابض تھے ، اور کسان اور غلام کھیتی باڑی کرتے تھے - علاقوں پر قبضہ جمانے کیلئے قبائل کی آپس میں جھڑپیں روز کا معمول تھا - جاپان کے اِس دور کے اُمراء کو معاشرے میں تعظیم اور سیاسی اثر و رسوخ اِسلئے حاصل تھا کہ اُنہوں نے مسلح جنگجو پال رکھے تھے ، لیکن اُس دور میں چین میں صورت حال مختلف تھی ، اور وہاں دانشوروں کو بالادستی حاصل تھی -

سنہ 238 عیسوی کے لگ بھگ ، چینی تاجروں نے Yayoi لوگوں سے تجارت شروع کی - چینی تاجر Kyushu کے علاقے میں آتے تھے - اُس وقت چین میں ہان شاہی سلطنت قائم تھی - اُس دور کے سفرناموں اور دیگر ریکارڈ کے مطابق ، اُس وقت کی جاپانی سرزمین 30 ریاستوں میں بٹی ہوئی تھی اور اِس میں سب سے مضبوط ریاست پر Himiko کی حکمرانی تھی - اُس وقت کے چینیوں نے اِسے سرزمینِ Wa یعنی بونے یا پست قامت لوگوں کی سرزمین

کے نام سے پکارا ہے ، جہاں پسماندگی ہے ، اور لوگ ان پڑھ ہیں ، اور بانس کی جھونپڑیوں میں رہتے ہیں - تاہم اُس دور کے جاپانیوں کو اپنی ثقافت پر بڑا فخر تھا، اور اِس میں سب سے زیادہ اہمیت ، مالک سے وفاداری کو دی جاتی تھی - چاول سے تیار کی ہوئی شراب sake بھی اُسی دور کی روایت ہے -

تاریخ کے طالب علموں کیلئے اُن چینی تاریخی کُتب کی بہت اہمیت ہے، جنہیں Twenty-Four Histories کہا جاتا ہے، جس میں 3000 بی سی سے 17 ویں صدی کی مِنگ دورِ حکومت تک کا تذکرہ ہے - اتنے پرانے دور کے انسان کے پاس ایسی مہارت نہیں تھی ، کہ وہ آنے والی نسلوں کیلئے تاریخ کا قیمتی اثاثہ سائنسی بینادوں پر مرتب کرتا ، اِسلئے اُس تاریخ میں داستانیں رقم کی گئی ہیں ، اور اُس میں جاپان کا ذکر بھی ہے - ہمیں جاپان کی تحریری تاریخ کا ریکارڈ 57 عیسوی سے ملتا ہے ، جس کا ذکر چینی تاریخ کی سرکاری دستاویزات میں ہے - یہ ریکارڈ Fan Yan نے پانچویں صدی عیسوی میں مرتب کیا تھا جس میں چین کے مشرقی ہان شاہی دور کے واقعات کو ریکارڈ کیا گیا ہے -

-Kofun دور

تاریخ میں لکھا گیا ہے کہ 250 عیسوی کے آس پاس Kofun دور کا آغاز ہوا - یہ مضبوط فوجی ریاستوں کا دور تھا - اِس دوران ایک گروپ جِسے غالباً Huns کہاجاتا تھا، اور تاریخ میں امکان ظاہر کیا جارہا ہے ، کہ وہ کوریائی تھے ، جنہوں نے Tsushima کے ساحل پر آکر یلغار کی - اُن کے پاس گھوڑے تھے ، اور وہ لوہے سے بنے اعلی معیار کے اسلحے سے لیس تھے -

-Kofun دور کی فوجی صلاحیت میں اضافے سے اُن کا شمالی مشرقی ایشیاء کی جانب اثر و رسوخ پھیلنے لگا - اب جاپان منظم اور مضبوط ریاست کی شکل اختیار کرتا جارہا تھا، اور کوریا کے ذریعے اُس کے براعظم ایشیاء کے دیگر علاقوں کے ساتھ رابطے ہونے لگے - اُس دور

میں ایک طاقتور قبیلہ Yamato بھی تھا ، اِسلئے کئی مغربی تاریخ دان اِسے Yamato دور کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں - اُس دور میں بدھ مت اور کنفیوشنیزم دونوں عقائد کے لوگ تھے - چینی طرز پر مرکزی انتظامی حکومت ، شاہی عدالتی نظام ، مالیاتی پالیسی اور خزانے کا محکمہ تشکیل دیا گیا - کوریا کی تین بادشاہتوں کے ساتھ قریبی تعلقات قائم کیے گئے - سنہ 391 میں جنوب مغربی کوریا کے بادشاہ Paekche نے تحفے تحائف بھیجے اور ہمسایہ علاقوں سے بچانے میں مدد کی درخواست کی - اِس مدد کے عوض جاپان کو سونے اور جواہرات کے تحفے دئیے گئے، اور ساتھ ساتھ چینی زبان کی ڈکشنری دی، اور جاپانیوں کو لکھائی سکھانے کیلئے اپنے دانشوروں کو بھیجا - چونکہ چینی زبان کے لکھنے کا طریقہ مشکل تھا، اِسلئے جاپانیوں نے لکھائی کا اپنا طریقہ بھی وضع کیا -

-Asuka دور

سنہ 538 میں Asuka کا دور شروع ہوچکا تھا - سیاسی اصلاحات شروع ہوچکی تھیں ، فن و ثقافت ترقی کرنے لگی - کوریا کے ذریعے جاپان میں بدھ ازم متعارف ہوچکا تھا ، جس سے جاپانی معاشرہ بڑی حد تک متاثر ہوا - اب مُلک ، Wa کے بجائے Nihon کے نام سے پہچانا جانے لگا - اُس وقت چین میں تانگ دور حکومت تھا ، جس کے جاپان کے ساتھ گہرے قریبی روابط استوار ہوئے - اُس دور میں بادشاہ کوئی زیادہ طاقتور نہیں ہوتا تھا ، اصل طاقت دربار کے اُمراء کے پاس تھی - شہزادہ Shotoku نے اپنے آپ کو بُدھ مت کے پرچار کیلئے وقف کردیا تھا، جس سے جاپانی معاشرے میں تبدیلی آنے لگی ، اور امن وسکون ظاہر ہونے لگا -

-Nara دور

جاپان میں 8 ویں صدی عیسوی میں Nara دور کا آغاز ہوتا ہے - اِس سے قبل تک یہ روایت

عام تھی ، کہ جب بادشاہ یا ملکہ کا شاہی محل میں انتقال ہوتا تھا تو روح کے اثرات سے بچنے کیلئے وہ محل چھوڑ کرنیا تعمیر کیا جاتا تھا ، جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایک مہنگا اور مشکل کام ہوتا گیا - بالاخر ، جاپانیوں نے سوچا کہ بادشاہ تو چینیوں کے بھی مرتے ہیں ، لیکن اُنہوں اپنے محل یا دارالحکومت کو نہیں چھوڑا ، لہذا اِس عمل کو روکتے ہوئے Nara میں 710 عیسوی میں ایک مستقل دارالحکومت قائم کیا گیا - یہ چین کے تانگ دور حکومت میں قائم دارالحکومت چانگ آن ، جو آج کل Xian کے نام سے پہچانا جاتا ہے، کے طرز پر بنایا گیا - اِس شہر میں ہزاروں لوگ آباد ہوئے - پگوڈا بنائے گئے، پارک تعمیر ہوئے، اور ساکورا کے درخت لگائے گئے - فن و ادب ترقی کرنے لگا - زبان کی تحریری شکل پر جاپانی شاعری waka بھی تحریر میں آنے لگی -

اقتصادی اور انتظامی معاملات میں اضافہ ہوا - مرکزی دارالحکومت نارا اور صوبائی دارالحکومتوں کے مابین رابطہ سڑکیں تعمیر کی گئیں - ٹیکس کی وصولی شروع ہوئی اور حکومتی سکہ رائج کیا گیا - بدھ ازم اور شنتو ازم کے حوالے سے پائے جانے والے اختلاف کو یوں حل کیا گیا ، کہ اُس وقت کے بااثر بھکشو Gyogi کو اِس مسئلے کا حل ڈھونڈنے کا فریضہ سونپا گیا ، جنہوں نے Amaterasu نامی عبادت گاہ کے دروازے پر سات شب و روز تک عبادت کی ، اور رائے طلب کی - بالاخر سورج کی دیوی نے جواب دیا ، کہ یہ دونوں مذاہب ، ایک ھی عقیدے کے اظہار کے دو مختلف طریقے ہیں - اُس کے بعد جاپان میں بدھ مت کی عبادت گاہیں تعمیر کی گئیں -

نارا ایک شاندار دارالحکومت کی شکل اختیار کر گیا ، لیکن انتظامی امور کمزور تھے - آئنو قبائل اب بھی خطرہ تھے - دوسری جانب بدھ مت کے Dokyo نام کے بھکشو نے ملکہ Koken کے ساتھ معاشقہ شروع کیا، اور ملکہ کو اپنے زیرِاثرکرلیا - یہ بالکل ایسا ہی تھا، جیسا روس میں راسپوتین نے اُس وقت کے بادشاہ کی ملکہ کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرکے انتظامی

امور پر اثرڈالنا شروع کردیا تھا - بعد میں Dokyo نے ولی عہد یعنی کراؤن پرنس کو قتل کرکے خود کو وزیر اعظم اور اعلی ترین بھکشو قرار دینے کا اعلان کیا - اُس کا لالچ یہیں پر ختم نہیں ہوا - اُس نے شنتو مذہب کے ہاچی مِن کی عبادت گاہ سے جنگ کے دیوتا کا یہ حکم حاصل کیا، کہ اگر اُسے آئندہ کا شہنشاہ منتخِب کیا گیا، تو وہ جاپان میں دائمی امن کا وعدہ کرتا ہے - ملکہ کو شک گزرا ، اور اُنہوں نے ہاچی مِن کے دیوتا سے معلوم کیا ، کہ کیا یہ درست ہے ، تو جواب ملا ، کہ بھکشو کبھی شہنشاہ نہیں ہو سکتا ، کیونکہ اُس کا شجرۂ نسب شہنشایت کا نہیں ہوتا -

حقائق معلوم ہونے پر نارا کے اُمراء نے بھکشو سے تمام خطابات واپس لیکر اُسے سزا کے طور پر دوراُفتادہ ایک چھوٹے سے جزیرے پر قید کردیا - اب جاپانیوں نے نتیجہ اخذ کیا، کہ کبھی خاتون کو منصبِ اقتدار نہیں سونپنا چاھیے -

-Heian دور

سنہ 784 عیسوی میں دارالحکومت کو نارا سے Nagaoka منتقِل کرنے کا فیصلہ کیا گیا - تاہم گیارہ سال بعد اِس علاقے کو بد شگون قرار دے کر دارالحکومت کو Heian-kyo منتقِل کیا گیا، جو آج کل کیوتو کے نام سے پہچانا جاتا ہے - یہ Nara کے مندر سے صرف 28 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے -

سنہ 795 عیسوی میں Heian دور شروع ھوتا ھے - اِس دور میں فیشن اور شعر و ادب میں خاصی ترقی ہوئی - عورتوں کو ریاست کے معاملات ، اقتدار کی رسہ کشی اور سماجی سرگرمیوں میں مواقع ملنے لگے ، اور مشہور داستانِ گینجی بھی موراساکی شیکیبو نامی خاتون ہی نے تحریر کی - اس داستان میں محبت کے کئی قصے رقم کیے گئے ہیں - اِسی دور میں سمورائی جنگجوؤں کا اثر بڑھنے لگا - اگرچہ بادشاہِ وقت مطلق العنان ہوتا تھا، لیکن

دربار کے اُمراء ہی اصل اختیارات کے مالک تھے ، اور اُنہیں اپنے مفادات اور اپنے تحفظ کیلئے پولیس گارڈ اور سپاہیوں کی ضرورت ہوتی تھی ، اور یوں جنگجو طاقتور ہوتے گئے، جن میں مناتو ، تائرہ ، فُوجی وارا، اور تاچی بانا قبیلوں کو بہت طاقتور سمجھا جاتا تھا - 12ویں صدی کے اواخر میں اِن قبیلوں کے مابین لڑائی نے اُس وقت خانہ جنگی کی صورت اختیار کرلی ، جب مناتو اور تائرہ قبائل کے مابین کیوتو اور مرکزی حکومت پر قبضہ حاصل کرنے کیلئے لڑائی شروع ہوئی - ھیان دور کے زوال پذیری کے ماہ وسال میں لاقانونیت اور تشدد کا دور دورہ تھا - جاگیر داروں نے اپنے بیٹوں اور ملازمین کو مسلح کردیا ، اور تجربہ کار جنگجوؤں کی خدمات کرائے پر حاصل کی گئیں - چونکہ لڑائی میں چھوٹے گروپوں کی شکست یقینی تھی، لہٰذا ، اُنہوں نے اپنے قریب کے بڑے نوابوں کے ساتھ اتحاد کیا - دلچسپ بات یہ ہے، کہ اِسی طرح کے جاگیردارانہ نظام کا عکس، اُس وقت یورپ میں بھی نظر آرہا تھا، کہ جب مرکزی حکومت کمزور پڑتی تھی ، تو چھوٹی علاقائی طاقتیں امن و عامہ برقرار رکھتی تھیں - اُسی دور میں سمورائی جنگجوؤں کیلئے ایک ضابطہ تحریر کیا گیا ، جسے Bushido کہتے تھے - اِس کا مقصد اپنے مالک سے وفاداری کا عہد تھا - اپنی وفاداری کو نبھاتے وقت اُس کی بیوی ، بچے یا والدین کی محبت تک حائل نہیں ہوگی ، اور اپنے آقا کیلئے ایک باعزت موت مرنا ہی اُس کی زندگی کا مقصد ہوگا - عورتوں کیلئے بھی یہی اصول تھا ، کہ اگر ضرورت پڑی ، تو اُنہیں بھی اپنے شوہروں کے شانہ بشانہ لڑتے ہوئے ایسی ہی موت قبول کرنی ہوگی -

فوجیوارا قبیلے کی زوال پذیری سے پیدا ہونے والا خلاء ، تائرہ اور مناموتو قبائل نے پُر کیا - اِن دونوں کے درمیان لڑی جانے والی پہلی جنگ 1156 سے 1160 تک چلتی رھی ، اور تائرہ کو فتح نصیب ہوئی - اُس کے سربراہ ، کیموری نے کیوتو کی جانب پیش قدمی کی اور بعد میں اپنی بیٹی کی شادی شاہی خاندان کے ایک شہزادے سے کرائی - کیموری کے مخالفین

کو بے دردی سے قتل کیا گیا - اُن کی جائیدادیں ضبط کرلی گئیں ، تاہم مِناموتو ، موجودہ ٹوکیو کے مغرب میں واقع زرخیز علاقے کانتو کی جانب بچ نکلا - جو اُس وقت کیوتو کی مرکزی حکومت سے خاصا دور علاقہ تھا ، اور وہ اُس پر مضبوط کنٹرول نہیں ہوسکا تھا - تاریخ دان ، تائرہ کی دارالحکومت کی جانب پیش رفت کو اُس کے زوال کا سبب گردانتے ہیں اور اِسے انتہائی مہلک غلطی تصور کرتے ہیں ، کیونکہ وہ کیوتو کے علامتی جاہ و جلال میں کھوگئے تھے - دوسری جانب مِناموتو نے ایک بار پھر طاقت حاصل کرنا شروع کردی - سنہ 1180 میں اُن کی فوجوں نے جنوب مغرب کی جانب پیش قدمی کی ، اور یکے بعد دیگرے فتوحات حاصل کیں ، اور یوں کرتے کرتے سنہ 1185 کی ایک بحری جنگ میں تائرہ قبیلے کو مکمل شکست ہو گئی -

کاماکورا دور

اپنے آخری حریف کے خاتمے کے بعد ، مناموتو قبیلے کے اُس وقت کے سربراہ یوری تومو نے کاماکورا میں اپنا فوجی اڈہ قائم کرتے ہوئے ایک جاگیردارانہ عسکری آمریت کی بنیاد ڈالی - کاماکورا ، سابق دارالحکومت کیوتو کے مشرق میں 300 میل کے فاصلے پر واقع ہے - اِس حکومت کو باکوفو کہتے تھے -

سنہ 1192 میں شہنشاہِ جاپان نے ، یوری تومو کو شوگُن یعنی فوج کے سربراہ کا خطاب دیا ، جس نے اپنے اقتدار کے دوران صوبوں کو نیم خودمختاری دی - اُس وقت کے شہنشاہ کا عمل دخل صرف دربار کی حد تک تھا ، جبکہ فوجداری، عسکری اورعدالتی امور پرگرفت شوگن کی ہوا کرتی تھی - گو کہ اُس کی حکومت قومی سطح کی نہیں تھی لیکن وہ ایک بڑے علاقے پر قابض رہا ، اور حقیقی اختیارات اُسی کے پاس تھے - اُس نے مرکزی اور مغربی جاپان میں واقع تائرہ قبیلے کی جائیدادوں پر قبضہ کرلیا - تاہم ، وہ شمال میں فوجیوارہ اور

مغربی حصے کو فوجی کنٹرول میں لانے میں ناکام رہا -

اگرچہ ، یوری تومو نے کسی حد تک ایک مضبوط حکومت قائم کرلی تھی لیکن پھر بھی اُس پر اپنے قریبی رشتہ داروں اور بھائی کی جانب سے اقتدار سے بیدخلی کا خوف ہر وقت چھایا رہتا تھا - وہ جاسوسوں سے بچنے اور کسی بھی بے یقینی کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر وقت تیار رھتا تھا - اُس نے جو نظام اپنایا تھا، اُس سے وہ اور اُس کا اقتدار تومحفوظ رہا لیکن وہ اپنا ایک اچھا جانشین تیار نہ کرسکا ، اور سنہ 1199 میں اچانک انتقال کے بعد اُس کے بیٹے یوری نے شوگن کا خطاب اور اپنے مناموتو قبیلے کی سربراہی حاصل کی - لیکن اُس میں صلاحیتوں کی کمی تھی اور وہ مشرق میں آباد بوشی خاندانوں کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہا -

13 ویں صدی کے اوائل میں اُسکے ننھیال کا اثر بڑھنے لگا اور اُس کی والدہ ماساکو نے اپنے خاندانی قبیلے Hojo کیلئے شوگن کے خطاب کا دعویٰ کردیا -

سنہ 1221 میں کیوتو اور کاماکورا کے مابین جنگ لڑی گئی ، جس میں ھوجو کی فوجوں نے باآسانی فتح پائی ، اور شاہی دربار کو براہ راست باکوفو کے کنٹرول میں لے لیا - اب اُنہیں پہلے کی نسبت زیادہ اختیارات ملے، اور شاہی دربار کو ہر کام کی کامورا کی حکومت کی جانب سے منظوری ضروری قراردی گئی -

کاماکورا کے دور کو خوشحالی اور ترقی کا دور کہاجاتا ہے - چین کے ساتھ ساڑھے تین سو سال کے وقفے کے بعد تجارت شروع ہوئی - کیوتو اور کاماکورا کے بیچ میں تجارت و کاروبار کو فروغ دیا گیا - عسکری بہادری کے بارے میں مصوری اور داستان گوئی کی ثقافت ملک بھر میں مشہور ہوئی - لیکن مذھبی لحاظ سے کئی پیچیدگیاں پیدا ہوئیں - بھارت اور چین کی طرح جاپان میں بھی نظریات کے حوالے سے بُدھ ازم کے مختلف مسلک یا فرقے معرضِ وجود میں آئے - جاپان میں بُدھ ازم کے اُس فرقے کو قبول کیا گیا جس کا آغاز چین سے ہوا تھا

، جس میں سب سے مشہور zen ہے - بعد میں جاپانیوں نے اپنے مسلک بھی بنائے جِس میں مشہور jodo تھا -

دوسری جانب ، باکوفو کے چین اور کوریا کے ساتھ باہمی تعلقات کافی کمزور تھے، اور روابط کچھ زیادہ نہ تھے - اگرچہ جنوبی چین کے ساتھ کسی حد تجارتی روابط تھے، لیکن جاپانی بحری قزاقوں کی وجہ سے کھلے سمندر پُرخطرتھے - اُسی دور میں ، یوریشیا کے زیادہ تر علاقے پر منگولوں کی حکمرانی تھی - سنہ 1286 میں یہ خبریں منظر عام پر آنے لگیں کہ چین پر بھی منگول قابض ہوچکے ہیں - چنگیز خان کے پوتے قُبلائی خان نے خراج وصول کرنے کیلئے شاہِ جاپان کو ایک مراسلہ بھیجا اور کہا کہ اگر سلطنتِ یوآن کو خراج پیش نہیں کیا گیا ، تو پھر انتقامی کاروائی کیلئے تیار ہوجائیں - کاماکورا کی حکومت نے جواب نہیں دیا ، لیکن کیوشو علاقے کے قریبی ساحلی علاقوں پر دفاعی اقدامات شروع کردئیے گئے - مقامی جنگجؤوں کو چوکس کردیا گیا - کوریا میں موجود جاسوسوں نے منگولوں کی فوجی سرگرمیوں پر نظر رکھنی شروع کردی -

بالاخر جس حملے کا خطرہ تھا وہ سنہ 1274 میں ہوگیا - کوریا کے بنائے ہوئے تین سو بڑے بحری جہازوں ، اور چار سو سے پانچ سو تک چھوٹی کشتیوں پر سوار پندرہ ہزار منگول اور چینی سپاھی ، اور آٹھ ہزار کوریائی جنگجو حملہ آور ہوئے - سمورائی چونکہ مقامی علاقے کی کیفیت سے آگاہ تھے اِسلئے اُنہوں نے ابتداء میں سخت مزاحمت کی لیکن بازی پھر بھی منگولوں کے حق میں پلٹی - لیکن جس رات اُنہیں مکمل فتح نصیب ہونے والی تھی اُسی رات سمندر بپھر گیا اورتند و تیز موجوں نے منگولوں کی کشتیوں کو تہس نہس کردیا اور یوں اُن کی کمر ٹوٹ گئی -

حملہ آور منگول تو بے مراد ہوکر واپس لوٹے ، لیکن کاماکورا شوگن کو پھر بھی فکر لاحق تھی کہ منگول دوبارہ حملہ کرسکتے ہیں ، لہٰذا، اِس خطرے کے پیش نظر دفاعی امور پر زیادہ

توجہ دی جانے لگی - کیوشو علاقے کے سمورائی کو بہتر انداز میں منظم کیا جانے لگا - قَلعے اور پتھروں کی دیواریں تعمیر کی جانے لگیں - اُن تمام علاقوں پر خصوصی توجہ دی گئی جہاں سے حملہ آوروں کے داخل ہونے کا امکان ہوسکتا تھا - مذہبی عبادات بڑھا دی گئیں - جن سمورائی نے منگول جارحیت کا دلیری سے مقابلہ کیا تھا اُنہیں انعامات سے نوازا گیا - اگرچہ قُبلائی خان پہلی یلغار کی ناکامی پر تھک گیا تھا ، لیکن منگولوں نے اپنے مِشن سے پیچھے ہٹنے کا ابھی پوری طرح فیصلہ نہیں کیا تھا اور سنہ 1281 کے موسم بہار میں چینی بحری بیڑے کے ذریعے حملہ کیا گیا ، جس میں کوریائی بیڑا بھی شامل تھا - کئی علاقوں میں خونریز جھڑپیں ہوئیں ، جِسے جنگِ کوئن کہتے ہیں - منگول افواج کو واپس اپنے بحری جہازوں کی جانب دھکیل دیا گیا - اِسی دوران کیوشو کے ساحل پر ایک خوفناک سمندری طوفان اُمڈ آیا، جس نے حملہ آور فوجوں کے چھکے چھڑا دئیے اور بحری بیڑا اور کشتیاں تِتربِتر ہوگئیں - منگول سات سال کی مدت کے دوران اپنی منصوبہ بندیوں اور حملوں میں ناکامی کے بعد واپس ہوئے - یہ اُن کی تاریخ کی بدترین شکست تھی - جاپانیوں کے عقیدے کے مطابق ، Kami-Kaze یعنی مقدس طوفان نے اُن کی سرزمین کو بچا لیا - کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ کیوشو کے علاقے میں مضبوط دفاعی حکمت عملی نے بھی منگولوں کو فتح حاصل کرنے سے دور رکھا -

منگولوں کے ساتھ اِس جنگ نے جاپان کی معیشت پر منفی اثر ڈالا، کیونکہ یہ دفاعی جنگ تھی اور اِس کے بدلے میں کچھ نہ ملا - حکومت کی آمدنیوں میں بڑی کمی آئی کیونکہ جاگیر داروں نے ٹیکس دینے سے انکار کردیا - غربت بڑھ گئی تھی - یو ں کاماکورا کی حکومت لڑکھڑانے لگی اور روز بروز کمزور ہوتی چلی گئی -

انہی بدتر حالات میں سنہ 1318 میں ایک اور لیڈر ، گو دائگو نے جاپان کے 96 شہنشاہ کی حثیت سے تاج و تخت سنبھالا - سنہ 1333 میں ھوجو نے کاماکورا سے اپنے ایک جرنیل آشی

کاگا تاکوجی کو ، کیوتو پر حملہ کرنے کیلئے بھیجا لیکن اِسی دوران اُس کے ذہن میں فتور آیا اوراُس نے بے وفائی کرتے ہوئے شہنشاہ کی حمایت کا اعلان کردیا اور واپس کاماکورا کی جانب لوٹ آیا -

کئی جاگیرداروں اور سمورائی جنگجوؤں نے اِس جرنیل کی تائید کی اور اُنہوں نے حملہ کرکے اپنے آقا کی حکومت اور فوجی دارالحکومت کو تباہ و برباد کردیا -

شہنشاہ گو دائگو ایک مضبوط آمریت کی بنیاد رکھتے ہوئے مشرق کا ایک بڑا حکمران بننا چاھتا تھا - اُس کی خواہش تھی کہ چین کی طرح کی بادشاہت قائم کرے - سنہ 1335 میں شہنشاہ گودائگو اور جرنیل آشی کاگا کے مابین اُس وقت اختلافات پیدا ہوئے جب وہ ناکا سیندائی باغیوں کو کچلنے کیلئے ، شاہی فرمان کے بغیر مشرقی جاپان روانہ ہوا - شاہی دربار نے اُس نافرمانی کی سزا دینے کیلئے لشکر بھیجا ، لیکن آشی کاگا نے اُسے شکست دی - شہنشاہ نے مزید دو کمانڈروں کی قیادت میں فوج بھیجی اور بالاخر آشی کاگا کو شکست ہوئی اور وہ کیوشو بھاگ نکلا - لیکن اُس سے زیادہ دیر شکست برداشت نہیں ہوئی اور دوبار اپنی فوج کی صف بندی کرکے دارالحکومت کیوتو پر حملہ آور ہوا - شاہی فوج کو شکست ہوئی اور شہنشاہ گودائگو بھاگ نکلا - آشی کاگا نے ایک قابل بھروسہ کٹھ پُتلی شہنشاہ مقرر کیا اور خود شوگن (یعنی سمورائی کا انچارج) کا خطاب حاصل کیا -

اب آشی کاگا تاکوجی ، اپنے ہمنواؤں اور وفاداروں سمیت دارالحکومت کیوتو میں براجمان تھا - یہاں کی عیاشانہ زندگی نے اُسے کمزور کردیا اور اُس کی گرفت دیگر علاقوں پر کمزور پڑ گئی تھی - بلکہ تاریخ بتاتی ہے کہ اِس بغاوت کے تقریباً 270 سال تک ،جاپان میں نہ تو کوئی ایسا شہنشاہ اور نہ ہی ایسا شوگن پیدا ہوا ، جس کا پورے مُلک پر کنٹرول ہو - صرف دارالحکومت کیوتو کی حدود تک اُن کے اقتداراعلی کا اثر و رسوخ رہا - مُلک کے دیگر علاقوں میں مقامی جاگیر داروں، جنہیں daimyo کہا جاتا تھا ، کا قبضہ رہا - وہ اپنے علاقے کے قوانین

خود مرتب کرتے تھے اور ہمسایوں کے خلاف جنگ و امن کے فیصلوں میں خود مختار تھے -
وہ مرکزی حکومت کو ٹیکس کی ادائیگی بھی نہیں کرتے تھے -
چودویں صدی میں تو یہ حالت اِس نہج پر جا پہنچی کہ دو حریف شہنشاہوں میں رسہ کشی ہوتی رہی - مقامی جاگیرداروں کی مرضی پر منحصر تھا کہ وہ کس وقت کونسے شہنشاہ کی حمایت کا اعلان کرتے ہیں - اِسی میں موروماچی کا دور بھی رہا ، جس دوران چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی جنگیں جاری رہیں - پندرھویں اور سولہویں صدی کو انتہائی خون خرابے والا خانہ جنگی کا دور کہا جاتا ہے - اب وفاداری نام کی کوئی چیز نہیں رہی تھی ، اور جاسوسی ، دھوکہ ، بغاوت اور بے دردی سے قتل و غارت کرنا زیادہ عام تھا -

(جاری ہے)